سوانح سکینہ

حضرت سیدہ بنت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہما

نتیجۂ قلم ... شیخ الشیوخ مولانا سید علامہ الحاج شاہ ابو القاسم اعظم علی صاحب صوفی ... قادری مجمع السلاسل قطب دکن علیہ الرحمہ والرضوان

مؤلفہ

فرزند ارجمند مولانا الحاج مفتی شاہ سید احمد علی صاحب صوفی صفی درویش قادری ... فرزند اکبر و جانشین و صاحب سجادہ حضرت قبلہ

بتصحیح

حضرت مولانا مولوی الحاج حکیم سید شاہ ابو البرکات ... صاحب صوفی صفا درویش حسنی حسینی قادری فرزند حضرت قبلہ

باہتمام

عالیجناب مولوی سید شاہ ابو التسلیم ... علی صاحب صوفی ... درویش قادری و عالیجناب مولوی سید شاہ ابو القاسم اعظم علی صاحب صوفی اعظم ثانی ... درویش قادری نبیرگان حضرت قبلہ

ایضاً ... جناب مولوی حاجی شاہ ابو المعارف سبحان ... صاحب صوفی درویش قادری ہمشیرزادہ و خلیفہ جناب مولوی حاجی شاہ ابو الحامد محمد ... صوفی درویش قادری و جناب مولوی ... شاہ ابو المکارم محمد عبدالرزاق ... صوفی درویش قادری و جناب مولوی شاہ ابو الفضل ابو الفضائل ... صوفی درویش قادری و جناب مولوی شاہ ابو الوفا محمد عزیز الدین صاحب صوفی درویش حسینی قادری خلفا حضرت قبلہ

۷۸۶

اھداء

میں حضرت سیدہ بی بی سکینہ بنت سیدنا امام حسینؓ کی علمی و نصائح آمیز سوانح کی جواہر پاروں کو

ظِلُّ اللہ سُلطانُ العلوم

فتح جنگ مظفر الملک و الممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر سر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع فرمان روائے دولت اسلامیہ حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

کے

افسر شاہی کی زینت کے لئے بامید قبول منتسب اور پیش کرتا ہوں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

یادگار

استحصال اجر کے مدین لوگ طرح طرح کی یادگار قایم کرتے ہیں میں اپنے زندہ او بہتر سرمایہ کو میرے والدین معظمین قدس اللہ تعالیٰ روحہما کی وفاتی یادگار کرتا ہوں او خدا عز و عالم سے ملتجی ہوں کہ بطفیل سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اہلبیت اکرم حضرت والدین مکرمین رحمہما اللہ تعالیٰ اور تمامی مومنین کی مغفرت ہو اور قیامت تک اس کا ثواب بطور صدقہ جاریہ حضرت والدین امجدین طاب ثراہما و جعل الجنۃ مثواہما کی روح کو پہنچتا رہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا فقط دعاگو

فقیر مفتی السید شاہ احمد علی صوفی صفی درویش قادری

واعظ سرکار عالی و فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت سید الساوات صوفی اعظم قطب دکن رح

دار التصنیف صوفیہ (تصوف منزل عقب ہائیکورٹ) ۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلام ہو اُن پاک روحوں پر جو خاک عرب و عجم اور دارین میں خطاب آل یسین سے سرفراز اور مستحق ہیں جن پر صلوٰۃ بھیجنا قرآن حکیم نے مسلمانوں کے فرائض میں داخل کیا ہے

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

یکفیکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

مسئلہ فقہیہ نماز کے اخیر قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

جنکی محبت کو آقاء نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد مسلمین کی خصلت اور سرشت ادب میں داخل کرنے کے لئے حکم فرمایا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبوا اولادکم علی ثلث خصال حب نبیکم و حب اہلبیتہ و علی قراءۃ القرآن والحدیث تمہاری اولاد کو تین خصلتوں پر ادب سکھلاؤ۔ تمہارے نبی کی محبت اہلبیت نبی کی محبت۔ قران و حدیث پڑھنے پر۔ اہلبیت میں آل داخل ہے۔ محبت کی محفلوں علم کی مجلسوں ادب کی صحبتوں میں ہم بنت حضرت حسینؓ بی بی سکینہؓ کو بھی ممتاز جگہ پر جلوہ افروز دیکھتے ہیں۔ سونے پر سہاگہ انگوٹھی پر نگینہ اتباع شریعت کے ترکے گلدستے ان کے ہاتھوں میں رضا و تسلیم صبر و شکر کے خوشنما ہار انکے گلے میں انسانیت کا چمکتا ہوا تاج ان کے سر پر۔

آج کل مسلمان حسن عقیدت کے ایسے چکر میں پڑے ہیں اور اپنے دماغ میں جہالت کے سلئے ہوئے خبط پر اڑے ہیں جس سے اصلی معاملات اور شاندار روایات قابل عمل نہ ہونے جن سے یہ پاک زندگیاں لبریز تھیں ختم ہوگئیں اور اندیشہ

گھپ میں پڑ گئیں اور تمام محاسن پر پانی پھر گیا اور ان کے بدلے وہ جھوٹی روایتیں خرافات۔ بطالات جن پر دوسرے مضحکہ اڑاتے ہیں داخل کر لئے اور آج انکے کارنامے محض ان فقیروں کے ذریعہ معاش رہ گئے جو اندھیرے منہ گلیوں میں چیختے پھرتے ہیں اور انقلاب کا وہ زبردست پہلو جو واقعیت وصداقت کے رنگ میں صاف جھلک رہا ہے بالکل غارت ہو جا رہا ہے

نظر یراں

ہم حضرت سیدہ بی بی سکینہ بنت حضرت سیدنا امام حسین ابن علیؑ کے پاک حالات وسوانح کا مجموعہ بزمانہ سکندر شوکت سلیمان حشمت حاتم بذل نوشیروان عدل کہف الامم ملاذ العرب والعجم سلطان العلوم فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصفجاہ اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر بسط اللہ ظلال عدلہ علی العلمین چند مبسوط ومتداول کتابوں سے مدون کرکے ناظرین وشایقین کے سکینت وثبات قلوب کے لئے ہدیۃً پیش کرتے ہیں

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادک القرآن

آلِ رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں جز کا ذکر عین کل کا ذکر ہے

شاخ گل ہر جا کہ میروید گلست　　　　خم مل ہر جا کہ می جوشد ملست

یہ کتاب مندرجۂ ذیل کتابوں سے تالیف پائی ہے جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں

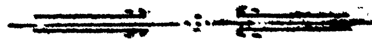
(۱) سیرۃ شامی (۲) سیرۃ حلبیہ (۳) رسالہ زینبیہ (۴) مشارق الانوار (۵) طبقات کبری لشعرانی (۶) طبقات مناوی (۷) اسعاف الراغبین (۸) نور الاصداف (۹) تاریخ طبری (۱۰) تاریخ کامل (۱۱) فصول مہمہ (۱۲) نور الابصار (۱۳) تاریخ ابن خلکان (۱۴) داستان غم (۱۵) صواعق محرقہ (۱۶) تاریخ آغانی (۱۷) شرح اسماء رجال مشکاۃ (۱۸) اخبار الاخیار (۱۹) عالمگیری

(۲۰) مثنوی شریف مولانا روم رح (۲۱) درمختار (۲۲) ردمحتار (۲۳) عقاید نسفیہ
(۲۴) تاج العروس شرح قاموس (۲۵) نووی (۲۶) منتخب اللغات
(۲۷) غیاث اللغات ســـ ۵

چو من بخیر کنم یاد رفتگان دارم — امید آنکه مرا هم بخیر یاد کنند
چو شاد میکنم ارواح دیگران شاید — کسان رسند و مرا نیز روح شاد کنند

دعاگو

فقیر مفتی شاہ سید احمد علی صوفی صفی درویش قادری واعظ سرکار عالی
فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت مولانا فقیہ الحاج سید الصوفیہ السادات شیخ الشیوخ صوفی اعظم قطب دکن رح



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

سیدہ سکینہؓ امام حسینؓ کے کلیجہ کا نگینہ

لقب | حضرت سیدنا امام حسینؓ کی صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی کا لقب وہ ہے جو سر عنوان پر درج ہے اور سیدہ کی والدہ ماجدہ کا دیا ہوا ہے اور یہ لقب سکینہ بفتح سین وکسر کاف بکثرت زبان زد عوام ہے لیکن دراصل سکینہ بضم سین وفتح کاف وسکون یا مصغر جسکا معنی "چھوٹی تسکین (ٹھنڈک) دینے والی عورت" صحیح ہے۔

نام | باختلاف مورخین۔ امیمہ۔ امینہ۔ امیہ۔ آمنہ ہے مگر علامہ ابوالفرج آمنہ کو صحیح ہے اور قاضی الملک امیہ کو راجح بتاتے ہیں۔

والدہ ماجدہ کا نام۔ | حضرت رباب بنت امرئ القیس بن عدی بن اوس کلبی ہے جنکا مبسوط ومفصل تذکرہ ہمنے کتاب "ازواج حسینؓ" میں جمع ومدوون کیا ہے۔

برادر۔ | سیدہ کے حقیقی برادر حضرت سیدنا عبداللہ نامی تھے یہ وہی صاحبزادے ہیں جن کا نام علی اصغر مشہور ہے ان کو ہانی بن ثبیت حضرمی نے بتاریخ دہم محرم الحرام ۶۱ھ روز جمعہ شہید کیا۔

حسن وجمال اور علم وادب۔ | بی بی سکینہ اپنے زمانہ کی عورتوں میں زیادہ خوبصورت اور حسن وجمال میں بے نظیر عالی مرتبت نیز خوش طبع اور بہت خوش اخلاق ادب وفصاحت علم وبلاغت میں عظیم القدر تمام لوگوں میں عمدہ شعر کہنے والی تھیں بی بی کا دولتخانہ ادیبوں شاعروں کا مستقر وملجا اور مسکن وماوی تھا۔ جن کے دربار دُربار میں اکثر فرزدق۔ کثیر۔ نصیب۔ جمیل۔ جیسے جلیل القدر نامی گرامی بلند پایہ کے اہل کمال وکلام حاضر اور کلام ومال سے معترف اور مالا مال رہتے تھے۔ بی بی نے اہلبیت سے اور کوفہ والوں نے سیدہ سے حدیث کی روایت کی ہے اور ابن حبان نے بی بی کو ثقات تابعین میں ذکر کیا ہے۔

مدحت

حضرت امام حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن مجتبیٰ بن حضرت سیدنا علی مرتضیٰ نے اپنے چچا امام حسین شہید کربلاؑ کے پاس پیغام عرض کیا کہ اپنی دو دختر فاطمہ، سکینہ سے کسی ایک کو میرے ساتھ بیاہ فرما دیجئے۔ امام تشنہ کامؑ نے فرمایا کہ میں فاطمہ کو تمہارے لئے پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ میری ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شبیہ ہے نیز دین میں شب بیدار صائم النہار جمال میں حور عین کے مشابہ ہے البتہ سکینہ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ استغراق ومحویت غالب ہے اس لئے وہ کسی آدمی کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔

بیاہ اول

بعض کا بیان ہے کہ بی بی نے اپنے تایا زاد برادر حضرت عبداللہ بن امام حسنؑ (جنکی والدہ امِ ولد[1] تھیں) شادی فرمالیں اور قبل از خلوت بیوہ ہو گئیں یاد رہے کہ بی بی سکینہ، بی بی فاطمہ صغریٰ سے عمر میں چھوٹی تھیں۔

نوجوان بیوہ کا اضطراب

یا رب میرے مضطرب دل کو تسکین عنایت فرما۔ خدایا میرے بےچین جگر کو سکینت عطا کر۔ الٰہی مجھ غریب اور خانماں برباد پر رحم کر۔ شوہر کا دنیا سے اٹھنا کیا ہوا گویا تمام اس زندگی پر جو کبھی مانند ایک پھول کے تھی پانی پھر گیا۔ ہائے یہ کیسی باد خزاں کہ میرے تن من کا سارا گلستان برباد اور ستیاناس ہو گیا۔ میری خوشگوار زندگی ختم ہو گئی۔ میری تمنائیں مٹ گئیں۔ میری آرزوئیں خاک میں مل چکیں۔ میری حسرتیں گور سینے میں دفن ہو چکیں۔ میرا عیش مجھ سے چھین لیا گیا۔ آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ گویا جو تھا وہ جل گیا۔ حسرت میری حالت پر ماتم کناں ہے ناامیدی مجھکو دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو روتی ہے۔ ارمان سینہ زن ہے۔ یاس و مایوسی

[1] ام ولد اصطلاح فقہا میں اس باندی زر خرید کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے نطفہ سے لڑکا یا لڑکی جنی ہو اب مالک کو یہ اختیار نہیں رہا کہ اپنی زندگی میں اوس کو بیچڈالے اور مالک کے مرنے کے بعد خود بخود کل مال سے وہ باندی آزاد ہو جاتی ہے میراث کی رو سے کسی حصہ میں تقسیم نہ ہوگی۔

نو مگر ہے میرے پہلو میں ایک خزانہ تھا وہ چھین لیا گیا میرے گلے میں سکینہ کا ہار تھا وہ توڑ لیا گیا آہ ہزار آہ۔

دل جلی بیوہ کی فریاد

سناؤں کس کو میں اپنی کہانی — نہ پہلو میں ہے ہمدم میرا جانی
ارے رے کیا بتلاؤں درد دل کا — نہ جانے کوئی اس کو سرد دل کا
کسی طرح بھی دن تو چلا ہے — مگر شب یک مصیبت ہے بلا ہے
تڑپ ہے بیکلی ہے کلبلی ہے — خبر میری پھڑک کی کس نے لی ہے
مزے سے نیند میں سب سو رہے ہیں — فراق یار میں ہم رو رہے ہیں
نہایت کرب سے گھنٹوں گذاری — بہت کچھ پیارے ہمدم کو پکاری
مری وہ آہ سوزاں نیم شب کی — ہلادی کنگرے کو عرش رب کی
اُٹھایا خدا تک آسمان — مگر آیا نہ پہلو میں وہ دلبر
تڑپ کر عمر سب یونہی گنوائی — مگر دلبر کو پہلو میں نہ پائی
خدا کے روبرو روز قیامت — گواہی دینگے سلطان رسالت
کہوں گی دکھ کا جو کچھ ماجرا ہے — مجھے بے خانماں کس نے کیا ہے
پریشاں اہل قربت نے کیا ہے — نہ قدرت نے نہ ملت نے کیا ہے
مسلمانوں نے میلا یوں کیا ہے — یہ دینداروں نے مجھکو یوں کیا ہے
رواج ورسم نے مجھ کو ڈبایا — مرے ارمان کو مٹی میں ملایا

صغیٰ اب ختم کر دل سے دعا دے
الٰہی جلد بچھڑوں کو ملا دے

رواج کے ہاتھوں سے بیوہ کا عذر۔ میں جانتی ہوں کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت میرا اس غم کو مجھ سے جدا کرنے میں کامیاب نہیں بن سکتی مگر ہاں ان خیالات کا نکلنا کوئی دشوار نہیں

میرے خیالات منتشر کر دئے جائیں۔ اور میرے غم میں کمی واقع ہو جائے مگر افسوس قدرت نے نہیں۔ مذہب نے نہیں۔ اسلام نے نہیں۔ سنت نے نہیں۔ مراسم نے بدنصیب عورتوں کو اس سے بھی محروم کر دیا۔ بدنصیب عورتیں اسکی بھی حقدار نہیں کہ وہ اپنے غم میں کسی صورت سے کمی کر سکیں رواج نے انکا خون کر ڈالا۔ اس لئے ان کو تمام عمر مانند مرغ بسمل کے تڑپنا ہوگا۔

۲۔ کیا مجھ جیسی بدنصیب اس دنیا میں انہیں لذتوں سے کم و بیش کیف اندوز نہیں ہو سکتی!! ہاں ہو سکتی ہے!!! اور ضرور ہو سکتی ہے مگر مسلمانوں رشتہ داروں کے موجودہ طرز تمدن و معاشرت نے مجبور کر دیا۔ پریشان اور اوس خوش آئندہ اور پیاری زندگی کو برباد و ستیناس اور جلا کر خاکستر کر دیا جو کبھی عشرت کدہ تھی۔

۳۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ دنیا کا سب سے بڑا مدبر و فلاسفر کائنات اور وہ پیغمبر برحق جو کالی کملی اوڑھے رہتا تھا۔ مدینے کا چاند اپنے دین کے پرستاروں کو صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ نوجوان لاولد متمنی ازدواج بیوہ کا دوسرا نکاح کر دو کہا ہی نہیں بلکہ خود اور آپ کے صحابہ کبار اور آل اطہار نے عملی جامہ پہنا کر دکھا دیا

حضرت بی بی خدیجہؓ کے پہلے خاوند عتیق دوسرے ابوہالہ تیسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی صفیہؓ کے پہلے خاوند سلام دوسرے کنانہ تیسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی سودہؓ کے پہلے خاوند سکران دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی حفصہؓ کے پہلے خاوند حضرت خنیس بدری دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی ام سلمہؓ کے پہلے خاوند حضرت ابو سلمہ بدری دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی زینبؓ بنت خزیمہ کے پہلے خاوند طفیل دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی جویریہؓ کے پہلے خاوند مسافع دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
حضرت بی بی ام حبیبہؓ کے پہلے خاوند عبید اللہ دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

حضرت بی بی زینب بنت جحش کے پہلے خاوند حضرت زیدؓ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام اور آغوشی فرزند دوسرے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت بی بی میمونہؓ کے پہلے خاوند مسعود دوسرے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت بی بی آسما بنت عمیسؓ نے پہلے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اس کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے نکاح کیا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت بی بی زینبؓ اور حضرت بی بی رقیہؓ پہلے عتبہ اور عتیبہ کے ساتھ بیاہی گئیں پھر حضرت ذوالنورین عثمان ابن عفانؓ کے سلک ازدواج میں یکے بعد دیگرے آئیں۔

حضرت بی بی فاطمہ صغریٰؓ بنت حضرت سیدنا امام حسینؓ کے پہلے شوہر حضرت حسن مثنٰی ابن حضرت سیدنا امام حسنؓ مجتبیٰ دوسرے خاوند حضرت عبداللہ مطرف بن عمرو بن عثمان ابن عفان ہیں

حضرت بی بی سکینہؓ بنت حضرت امام حسینؓ نے پانچ نکاح کیا جسکی تفصیل ابھی معلوم ہوگی مگر افسوس کہ آجکل مسلمان انھیں باتوں کو زمانہ موجودہ میں معیوب جانتے ہیں اونہیں خبر نہیں کہ رات کے پرسکون اور خاموش گھنٹوں میں جب کائنات نیند جیسی نعمت عظمیٰ سے لطف اندوز ہوتی ہے جیسا دنیوی وجود نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے اپنے بستروں پر جاتے ہیں اور بغیر کسی پریشانی کے نیند کا لطف اٹھاتے ہیں ٹھیک اسوقت ایک نوجوان بیوہ نہایت کرب و بیچینی تڑپ و بیقراری کے ساتھ ان گھڑیوں کو گزارتی ہے اور اوسکی آہ آتش زا و نالہ و فریاد اسلام کی بنیاد اور عرش کو ہلاتی ہے!! آسمانی فرشتے اور پاک روحیں اور خالق کائنات اسے مژدہ سناتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین۔ اے دل جلی صبر۔ وہ وقت بہت قریب ہے کہ تیرے اس پریشان حالی اور درد دکھ کا بدلہ ان مسلمانوں سے لیا جائیگا۔ قیامت کے دن حاکم حقیقی کے روبرو ان کے مراسم انکو ذلیل کریں گے ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون

کیا نکاح ثانی کے مخالفین یہ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت جب مالک حقیقی تخت عدل پر ہوگا جہاں نیکی بدی پرکھی جائیگی اور جب تم سے یہ سوال ہوگا کہ کیوں تم نے نوجوان بالغ متمنی ازدواج۔ لاولد۔ بیوہ کو اس قدر تڑپایا کہ اسنے اپنی تمام زندگی روتے دھوتے کاٹی۔ بتاؤ!! اگر اس آڑے وقت میں کیا جواب دیا جائیگا۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہٖ تم سب کے سب چرواہے ہو اپنی اپنی رعیت کے مصائب سے پوچھے جاؤ گے۔

بی بی سکینہ کا دوسرا نکاح۔ اگرچہ بی بی کے تسلسل ازدواج میں اختلاف ہے لیکن فقیر نے اس ترتیب کو اکثر کتابوں میں پایا اس لئے اس تیج کو اختیار کیا۔

بی بی کا دوسرا نکاح حضرت مصعب ابن زبیرؓ کے ساتھ دس لاکھ درہم مہر پر ہوا چونکہ بی بی کا یہ دوسرا نکاح مصعب کے ساتھ خود حضرت امام علی زین العابدینؓ نے فرما دیا اور بعدازاں خود بی بی کو اون کے پاس لیجا کر پہنچا دیئے تھے اس لئے ابن زبیرؓ نے اس صلہ میں امامؓ کو چالیس ہزار دینار دیئے۔

نکاح ثانی کے فوائد۔ مسلمان ٹھنڈے دل سے یہاں نکاح ثانی کے فوائد غور فرمائیں عورت شوہر کے مرتے ہی محتاج۔ ذلیل خوار ہو جاتی ہے۔ حکمرانی مفقود۔ ناز معدوم ارمان تہ خاک۔ گویا اس زندگی سے اس کا مرنا بہتر ہوتا ہے مگر سبحان اللہ نکاح دوم سے تازہ سہاگ چڑھ گیا وہی سابقہ حالت میسر ہو گئی افعال شنیعہ خطرات رذیلہ سے بچی ثواب لئے۔ محتاجی گئی۔ ذلت و خواری دور ہوئی عزت آئی حرمت بڑھی طرفین سے جو فقیر ہوا اوس کو دولت آئی اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم اور نکاح کردو اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کا اور اپنے نیکبخت غلاموں اور باندیوں کا اگر یہ محتاج ہونگے

تو اللہ اپنے فضل سے انکو غنی (تونگر و مالدار) کر دیگا اور اللہ گنجایش والا سب کچھ جانتا ہے و اللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل اللہ سچ فرماتا ہے اور وہی سیدھے راستہ کی رہنمائی فرماتا ہے۔

نکاح سوم جب حضرت مصعب بن زبیر شہید ہوئے تو بی بی نے (بعد ختم یعنی عدت میت چار مہینے دس دن جو لازمی ہے) حضرت عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکم بن خزام سے تیسرا نکاح کیا۔

نکاح چہارم پھر حضرت عبداللہؓ کے بعد بی بی نے حضرت اصبغ بن عبدالعزیز برادر عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بن مروان سے چوتھا نکاح کیا لیکن قبل از خلوت ہی مفارقت ہوگئی۔

نکاح پنجم بعد ازاں زید بن عمرو بن عثمان بن عفانؓ سے بی بی کا پانچواں نکاح ہوا لیکن بحکم سلیمان بن عبدالملک دونوں میں طلاق واقع ہوگئی۔

تنبیہ۔ عبداللہ مطرف بن عمرو بن عثمان بی بی فاطمہ صغریٰ کے شوہر اور زید بن عمرو بن عثمانؓ بی بی سکینہؓ کے شوہر دونوں باہم بھائی اور ہم زلف اور حضرت امام حسین شہید کربلاؑ کی دامادی سے مشرف ہیں۔

بی بی کے فرزند بی بی کو عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ سے ایک فرزند پیدا ہوا جسکا نام "قریب" تھا۔ قاضی الملک کا بیان ہے کہ ان کا نام "قرین" تھا۔

بی بی کی صاحبزادی بی بی کو ابن زبیر سے ایک بیٹی نہایت حسین و جمیل پیدا ہو جس کا نام "رباب" رکھا گیا۔ بی بی سکینہ اپنی صاحبزادی کو موتی پہنا کر فرماتیں کہ میری بیٹی کو موتی اس لئے پہنائی ہے کہ "رباب" کی خوبصورتی کے آگے موتی بے آب و تاب اور رسوا نظر آئے۔

سن وفات مروی ہے کہ بی بی سکینہؓ جب عمر طبعی کو پہنچیں تو آپ

طائر روح بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاوّل شریف ۱۱۷ھ یا ۱۲۶ھ روز پنجشنبہ ہشام کے زمانۂ خلافت میں داعی اجل کو لبیک کہکر آشیانۂ خلد بریں میں جا پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اکثر نے ۱۱۷ھ کو راجح کہا ہے شیبہ بن نطاح مقری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مدفن۔ | ف۱ امام اجھوری کا بیان ہے کہ امام شعرانی رح کے متن کبریٰ میں مرقوم ہے کہ موضع مراغہ میں (جو دار الخلافت کے پاس ہے) سکینہ بنت حسین رضی اللہ عنہا دفن نہیں ہیں بلکہ وہاں حضرت بی بی سکینہ بنت علی رض ہمشیر حسین رض دفن ہیں۔

ف۲ امام شعرانی اپنے شیخ خواص سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ سکینہ بنت حسین رض اس زاویہ میں دفن ہیں جو موضع درب دار الخلافت حصانیین کے قریب ہے اور اسی پر تنصیص بھی کی گئی ہے۔ علامہ محمد صبان لکھتے ہیں کہ اسی جگہہ بی بی کی مزار پر ۱۱۷۳ھ میں قبہ بنایا گیا ہے اس بارے میں ایک شعر بھی لکھا ہے ؎

وانشا لها مسجداً عم نفعه الناس ؞ واظهر مزارها بعد ان كان في زوايا الاهمال

بی بی کے نام پر رفاہ عام کے لئے ایک مسجد بنادی اور پرانے گوشوں میں مزار بی بی کی (چھپ جانے کے بعد اسکو) ظاہر کردیا۔

اور معروف ومشہور بھی یہی ہے کہ بی بی کا مزار مصر قاہرہ میں ہے کیونکہ شیخ ابن صباغ نے حضرت علی رض کی اولاد ذکور واناث کو ستائیس کی تعداد میں محصور وشمار کیا ہے اور اس میں حضرت علی رض کی صاحبزادی امام حسین رض کی ہمشیرہ جن کا سکینہ ہو نہیں بتایا ہے۔

ف۳ امام العلماء قاضی الملک نے بی بی کی وفات مدینۂ منورہ میں بتائی ہے

تحقیق | شیخ شبلنجی فرماتے ہیں کہ شاید امام اجھوری کو متن الشعرانی کا جو نسخہ

ملا ہے ممکن ہے کہ اس میں تحریف ہو۔
(۲) شیخ ابن صباغ کا حصر اولاد علیؑ کے بارے میں قابل وثوق نہیں ہے کیونکہ امام سیوطیؒ نے کہا ہے کہ سیدنا علیؑ کی انچالیس ۳۹ اولاد تھے جنکے منجملہ ذکور اکیس اناث اٹھارہ ہیں۔ اس اعتبار سے ممکن ہے کہ مراغہ سکینہ بنت علیؓ کا مدفن ہو۔

تطبیق (۳) حضرات القدس اہل تحقیق وتدقیق علمائے توحید صوفیائے عظام مذکورہ بالا اقوال میں اس طرح یکنظری سے تطبیق وجمع فرماتے ہیں کہ۔
الف ممکن ہے کہ سکینہ بنت علی اور سکینہ بنت حسین دونوں مراغہ میں ہی دفن ہیں۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ اس تطبیق میں گونہ ضعف ہو جاتا ہے جبکہ بفحوائے للاکثر حکم الکل اکثر کا قول اور صحت جو ذیل میں درج ہے وہ اس خصوص میں موجود ہے۔
ب امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح اور اکثروں کا قول ہے کہ مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی ہیں۔
ج۔ ممکن ہے کہ مراغہ میں فاطمہ بنت حسین دفن ہوئی ہیں بجائے فاطمہ کے سکینہؑ کا نام مشہور ہو گیا ہو۔
د۔ شیخ محمد صبان فرماتے ہیں کہ بعد انتقال ایک جگہ سے دوسرے مقام میں نقل کرنیکا تطبیقی احتمال بھی بعید از قیاس ہے۔
ہ۔ شیخ شبلنجی کا بیان ہے کہ بی بی سکینہؑ کے مدفن میں جو اختلاف ہے اسمیں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ برزخ کا حال طیار (تیز رفتار) کے مانند ہے اس سے غفلت نہ کی جائے۔ فقیر عرض رسا ہے کہ بی بی سکینہ بنت حسین کو دفن میں اپنی دادی حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا بنت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ملی ہے بنت الرسول کی زیارت حجرۂ نبویہ کے متصل

اور قبہ اہل بیت واقع جنت البقیع میں بھی دونوں جگہ ہوتی رہے۔

برزخ کی کیفیت | برزخ میں رہنے والے آزاد روحوں کو اختیارات حاصل ہوجاتے ہیں کہ فوراً فوراً جہاں چاہیں طیران وسیران کریں اسلئے جنکو جہاں ذریعہ کشف کے پتہ ملا انہوں نے وہیں مدفن کا حکم لگادیا۔

برزخ کا مسئلہ اسقدر مختصر عبارت سے سمجھ میں نہیں آتا تا وقتیکہ اس خصوص میں کوئی مبسوط رسالہ ملاحظہ نہو۔

کیونکہ ہر فرد بشر پر بفحوائے کل نفس ذائقة الموت ضرور ایک وقت آنیوالا ہے کہ اس عارضی مکان سے نکلکر حسب فرمان الہی ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون قیامت تک رہنے کے مقام (برزخ) میں جانا ہوگا ایسی صورت مین ایک نامعلوم مکان میں جانے سے بڑی بڑی سخت صعوبتوں اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اس خصوص میں میرے مرشد ارشد والد ماجد سید الصوفیہ والسادات شیخ الشیوخ مولانا سیدنا علامہ فقیہ الحاج سید شاہ اعظم علی صاحب قبلہ صوفی اعظم درویش حسنی حسینی قادری مجمع السلاسل قطب دکن قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے ایک رسالہ نہایت درجہ کا تشفی بخش تالیف فرمایا جس کے ملاحظہ کے بعد مزید تلاش وجستجو کی حاجت ہی نہوگی۔

دعا۔ | اغفر لجامعہا واغفر لقارئہا ؛ واغفر لسامعہا یا واسع الکرم

ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

دعاگو۔ فقیر مفتی السید شاہ ابوالخیر احمد علی صوفی صفی درویش قادری

واعظ سرکار عالی وفرزند اکبر وسجادہ نشین حضرت سید السادات شیخ الشیوخ صوفی اعظم قطب دکن رح

فہرست کتب قیمۃ

الحق الناطق ۔ اسمیں حضرت سیدنا امام جعفر صادق کے سچے حالات اور کرامات مفصل [illegible]

گنجِ پیغمبری ۔ اسمیں دو لفظی چالیس حدیثیں ہیں جنکا حفظ آسان ہوسکے اور وہ چالیس [illegible]
جنکو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شمار فرمایا ہے اور چالیس کی تعداد و چلہ و چہلم [illegible]
چالیس روپے زکوۃ وغیرہ کا راز و تصوف ہے ۔ ۴ر

فوائد صفیہ ۔ اردو ترجمہ عقاید نسفیہ اسمیں اہل سنت والجماعت کے اعتقادات ہیں [illegible]
کتاب ہے اور ہر گھر میں رہنے کے قابل ہے یہ تینوں کتابیں بالکل قریب الختم ہیں شائقین [illegible]
ورنہ دوسرے ایڈیشن تک انتظار کی تکلیف برداشت کرنا ہوگا ۔ ۴ر

خلاصہ حقیقت ۔ یعنی اسم دیوان صوفی اعظم جسکا ہر نقطہ راز وحدت ہر حرف سراحدیت ہر لفظ
قلزم معرفت ہر مصرعہ بحر طر[illegible] تصوف و عرفان ہر غزل مخزن جذب و وجدان [illegible] دیوان
شریعت و طریقت کا جامع اصطلاحات معارف صوفیہ کا لامع غرض آجتک ایسا دیوان [illegible] چھپا
اور [illegible] کے محاسن و ضرورتیں دیکھنے سے متعلق ہیں ۔ عہ

الصور ۔ مرنیکے بعد قیامت تک رہنے کے مقام (برزخ) کی صورت و کیفیت [illegible]
بہت تفصیل وار قرآن و حدیث اور فقہ و تصوف سے ثابت کی گئی جو ہر ایک انسان کو [illegible]
ضروری ہے ۔ ۵ر حضرت یوسف صاحبہ و حضرت شریف صاحب قبلہ رحمہم کی مفصل [illegible] آجتک
ایسی نہیں چھپی ۔ ۴ر ۔ آہ مظلوم ۔ حضرت سیدنا امام زین العابدین کے عربی قصیدہ کا اردو [illegible]
منظوم ۲ر ۔ سلام صوفی اعظم بحضور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم منظوم اردو ۲ر
صلوۃ وسلام پانچوں وقت نماز کے بعد پڑھنے کا ۔ ار ۔ تابوت سکینہ طریقہ زیارت [illegible]
داخلہ بہشت ۔ ۲ر رسالہ احکام عید الفطر ۔ ار ۔ احکام بقرعید ۔ ار ۔ عید ملاقات [illegible]
نمونہ رسالہ صوفی اعظم ۔ عسہ رسالہ صوفی اعظم جلد اول مکمل عـہ رسالہ [illegible]

پتہ ۔ مکتبہ صوفیہ متصل صدر مجلس علمیہ صوفیہ واقع تصوف منزل عقب ہائیکورٹ حیدرآباد [illegible]

اعلان

ہر سال پہلی محرم سے دسویں تک پہلی ربیع الاول سے بارہویں تک اور پہلی
ربیع الثانی سے گیارہویں تک ۔ پہلی رجب سے چھٹی تک اور ہر مہینے کی پچیسویں تاریخ بعد [illegible]
میں [illegible] شاہ ابو العرفان صوفی قادری معتمد صدر [illegible]

{ مہتمم [illegible] غلام [illegible]

حیدرآباد دکن